# از عدالتِ عظمیٰ

تاریخ فیصلہ:25 ستمبر 1964

کمشنر آف انکم ٹیکس، یو پی

بمقابلہ

نینی تال بینک لمیٹڈ

( کے سبا راؤ، جے سی شاہ اور ایس ایم سیکری جسٹسز )

انکم ٹیکس-- کٹوتی کے قابل نقصان- بینکنگ کمپنی- ڈکیتی کے ذریعے نقصان- چاہے کاروبار سے متعلق ہو-انڈین انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 (11 سال 1922)، دفعہ 10 (1)۔

بینکنگ کا کاروبار کرنے والی پبلک لمیٹڈ کمپنی نینی تال بینک لمیٹڈ کی رام نگر برانچ سے ڈاکوؤں نے 1,06,000 روپے کی نقدی اور زیورات لوٹ لئے۔ اس نقصان کو بینک نے تخمینہ سال 1952-53 کے لئے تجارتی نقصان کے طور پر دعوی کیا تھا۔ انکم ٹیکس افسر نے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا تھا کہ یہ نقصان کاروبار سے متعلق نہیں تھا۔ اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر اور انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل کی جانب سے اس فیصلے کی تصدیق کرتے ہوئے الہ آباد ہائی کورٹ میں ایک ریفرنس دائر کیا گیا جس میں کہا گیا کہ ڈکیتی سے ہونے والا نقصان بینکنگ کاروبار کے لیے نقصان ہے اور اس لیے یہ ایک تجارتی نقصان ہے جسے ٹیکس دہندہ انڈین انکم ٹیکس ایکٹ کی دفعہ 10 (1) کے تحت کٹوتی کے طور پر دعویٰ کر سکتا ہے۔ .1922 ریونیو کی طرف سے اس عدالت میں اپیل دستور ہند کے آرٹیکل 133 کے تحت ایک سرٹیفکیٹ کے ذریعے کی گئی۔

درخواست گزار کی جانب سے موقف اختیار کیا گیا تھا کہ چوری کا خطرہ بینکنگ کے کاروبار سے وابستہ نہیں ہے اور موجودہ کیس میں نقصان ٹیکس دہندگان پر بینکنگ کا کاروبار کرنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں بلکہ فنڈز کے مالک کی حیثیت سے ہوا ہے۔

حکم ہوا کہ: نقد ایک بینکاری کمپنی کا اسٹاک ان ٹریڈ ہے، اور اس کا نقصان لہذا ایک تجارتی

نقصان ہے ۔ لیکن کاروبار کی آمدنی کا تخمینہ لگانے میں ہر نقصان اس وقت تک کٹوتی نہیں کی جاسکتی جب تک کہ یہ کاروبار کو انجام دینے میں نہ ہوا اور آپریشن سے متعلق نہ ہو۔ کسی خاص معاملے میں ایکٹ کی دفعہ 10(1) کے تحت کٹوتی کے طور پر دعوی کی گئی نقصان کی کوئی شے ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے آپریشن سے متعلق ہے یا نہیں، یہ حقیقت کا سوال ہے کہ اس معاملے کے حقائق پر فیصلہ کیا جانا چاہئے، جس میں کی جانے والی کارروائیوں کی نوعیت اور ان کو انجام دینے میں شامل خطرے کی نوعیت کو مدنظر رکھا جائے۔ خطرے کی ڈگری یا اس کی فریکوئنسی زیادہ مطابقت نہیں رکھتی ہے لیکن کاروبار کی نوعیت کے ساتھ اس کا گٹھ جوڑ مادی ہے۔[344A: 344D]

یہ بینکاری کے کاروبار کا ایک لازمی حصہ ہے کہ حلقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بینک میں مناسب مقدار میں رقم رکھی جانی چاہئے۔ بینک میں رقم کو برقرار رکھنا بینکنگ کے عمل کا حصہ ہے۔ بینک میں رقم کی موجودگی اس کے ساتھ غبن، چوری، ڈکیتی یا آگ سے تباہی اور اس طرح کی دیگر چیزوں کا عام خطرہ رکھتی ہے۔ نقصان کا یہ خطرہ بینکاری کے کاروبار کے آپریشن کو جاری رکھنے کے لئے حادثاتی ہے۔ موجودہ کیس میں ڈکیتی سے ہونے والا نقصان بینکنگ کے کاروبار کو آگے بڑھانے سے متعلق ہے۔ .[349FG]

کیس کے قانون پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

موتی پور شوگر فیکٹری لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، بہار اور اڑیسہ، (1955) 28 128I.T.R چارلس مورے اینڈ کمپنی (W.A) پرائیویٹ لمیٹڈ بمقابلہ فیڈرل کمشنر آف ٹیکسیشن، (1956) 344C.L.R اور گولڈ بینڈ سروسز لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف ان لینڈ ریونیو، (1961) 467N.Z.I.R پر منحصر تھا۔

بدرداس ڈاگا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس S[1959] 690 S.C.R ممتاز۔ راما سوامی چیٹیار بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، مدراس I.L.R(1930) 53 مدراس 904 نے انکاری۔

اپیلیٹ دیوانی کا دائرہ اختیار: دیوانی اپیل نمبری 938 سال 1963.

انکم ٹیکس ریفرنس نمبر 1588 سال 1956 میں الہ آباد ہائی کورٹ کے 19 دسمبر 1960

کے فیصلے اور ڈگری کے خلاف اپیل۔

درخواست گزار کی طرف سے کے این راج گوپال شاستری، آر ایچ ڈھیبر اور آر این سیکیتھی۔

جواب دہندہ کی طرف سے اے وی وشوناتھ شاستری اور نونیت لال۔

عدالت کا فیصلہ سبا راؤ جسٹس نے سنایا۔

سبا راؤ جسٹس: ۔سرٹیفکیٹ کے ذریعے یہ اپیل یہ سوال اٹھاتی ہے کہ کیا ڈکیتی کے ذریعے نقد رقم کا ضیاع ہندوستانی انکم ٹیکس ایکٹ، 1922 کی دفعہ 10 (1) کے تحت قابل قبول کٹوتی ہے، جسے بعد میں ایکٹ کہا جاتا ہے، بینکنگ کاروبار میں ٹیکس دہندہ کی آمدنی کا حساب لگانے میں۔

اٹھائے گئے سوال سے متعلق حقائق کو مختصر طور پر بیان کیا جا سکتا ہے۔ٹیکس دہندہ نینی تال بینک لمیٹڈ ہے۔ یہ ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جو بینکنگ کا کاروبار کرتی ہے۔اس کی مختلف شاخیں ہیں اور ان میں سے ایک رام نگر میں واقع ہے۔ اپنے کاروبار کے معمول کے دوران بڑی رقم بینک کے احاطے میں مختلف تجوریوں میں رکھی گئی تھی۔ 11 جون 1951ء کو شام 7 بجے کے قریب بینک میں ڈکیتی ہوئی اور ڈاکو بینک میں گروی رکھی گئی 1,06,000 روپے کی نقدی اور کچھ زیورات وغیرہ لے گئے۔تخمینہ سال 1952-53 کے لئے بینک نے مذکورہ رقم کو بینکنگ کاروبار سے اپنی آمدنی کا تخمینہ لگانے میں کٹوتی کے طور پر دعوی کیا تھا کیونکہ یہ تجارتی نقصان تھا۔انکم ٹیکس افسر نے اس دعوے کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ یہ بینکنگ کاروبار کے لئے نقصان نہیں تھا۔اپیل پر اپیلیٹ اسسٹنٹ کمشنر آف انکم ٹیکس اور مزید اپیل پر انکم ٹیکس اپیلٹ ٹریبونل نے اس فیصلے کی تصدیق کی۔الہ آباد میں ہائی کورٹ آف جسٹس کے حوالہ پر اس عدالت کی ایک ڈویژن بنچ نے کہا کہ ڈکیتی سے ہونے والا نقصان بینکنگ کاروبار کے لئے حادثاتی تھا اور اس لئے یہ ایک تجارتی نقصان تھا اور ٹیکس دہندہ قانون کی دفعہ 10 (1) کے تحت اس کی کٹوتی کا حقدار ہے۔

لہذا اپیل کی جاتی ہے۔

درخواست گزار کے فاضل وکیل راج گوپال شاستری نے دلیل دی کہ بینک نے بینک کی حیثیت سے نہیں بلکہ کسی بھی دوسرے شہری کی طرح چوری سے رقم کھو دی، چوری کا خطرہ بینکنگ کے کاروبار سے متعلق نہیں ہے اور اس لئے چوری کی گئی رقم کو تجارتی نقصان کے طور پر نہیں کاٹا جا سکتا ہے۔

دوسری طرف جناب اے وی وشوناتھ شاستری نے دلیل دی کہ چوری سے کھویا گیا پیسہ بینکنگ کاروبار کا اسٹاک ان ٹریڈ تھا، اسے بینک میں اس کے معمول کے کاروبار کے دوران رکھا گیا تھا اور اس کے نقصان کا خطرہ مذکورہ کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے حادثاتی تھا اور اس لئے، گم شدہ رقم ایک تجارتی نقصان تھا جو ایکٹ کی دفعہ 10(1) کے تحت کٹوتی کے قابل تھا۔

اس سے پہلے کہ ہم اس موضوع پر قانون پر غور کریں، شروع میں بینکنگ کاروبار کی سرگرمیوں کے دائرہ کار کو مختصر طور پر نوٹ کرنا آسان ہوگا۔ بینکنگ کمپنیز ایکٹ، 1949 کی دفعہ 5(1)(b) کے تحت، "بینکنگ" سے مراد "قرض یا سرمایہ کاری کے مقصد سے قبول کرنا، عوام سے رقم جمع کروانا، مانگ یا کسی اور طریقے سے واپس کرنا، اور چیک، ڈرافٹ، آرڈر یا کسی اور طریقے سے نکلوانا" ہے۔ اور دفعہ 5(1)(c) کے تحت۔ بینکنگ کمپنی سے مراد کوئی بھی کمپنی ہے جو ہندوستان میں بینکاری کے کاروبار کا لین دین کرتی ہے۔ دفعہ 5(1)(cc)، 'برانچ' یا 'برانچ آفس' کے تحت بینکنگ کمپنی کے حوالے سے کسی بھی برانچ یا برانچ آفس سے مراد کوئی برانچ یا برانچ آفس ہے، چاہے وہ پے آفس یا سب پے آفس یا کسی اور نام سے جانا جاتا ہو، جس پر ڈپازٹ وصول کیے جاتے ہیں، چیک کیش کیے جاتے ہیں یا رقم ادھار دی جاتی ہے، اور دفعہ 35 کے مقاصد کے لیے کاروبار کی کوئی بھی ایسی جگہ شامل ہے جہاں دفعہ 6 کے ذیلی دفعہ (1) میں کسی دوسرے قسم کے کاروبار کا حوالہ دیا گیا ہو۔ لہذا، ایک بینکاری کاروبار بنیادی طور پر ڈپازٹ وصول کرنے، ان کا ادراک کرنے اور نئی پیش رفت کرنے پر مشتمل ہے . یہ ایک مسلسل عمل ہے جس میں بینک کے احاطے میں تیار نقد رقم کی دیکھ بھال کی ضرورت ہوتی ہے۔ نینی تال بینک لمیٹڈ

ایک پبلک لمیٹڈ کمپنی ہے جسے اس طرح کے بینکاری کاروبار کو جاری رکھنے کے لئے شامل کیا گیا ہے اور رام نگر برانچ اس طرح کا کاروبار کرنے والی اس کی شاخوں میں سے ایک ہے۔ ایک انفرادی لمیٹڈ کمپنی کے برعکس ایک بینکنگ کمپنی صرف بینکاری کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے مقصد سے وجود میں آتی ہے اور عام طور پر اس کاروبار سے مختلف کرداروں کو منسوب کرنے کی کوئی گنجائش نہیں ہوسکتی ہے۔ لہٰذا ہم اس حقیقت سے شروعات کرتے ہیں کہ بینک کی رام نگر برانچ نے اپنے عام کام کاج کے دوران بینک کے احاطے میں بڑی رقم رکھی تھی تاکہ اپنے عوام کی ضروریات کو پورا کیا جاسکے۔

یہ طے شدہ قانون ہے، اور حقیقت میں اس میں کوئی اختلاف نہیں ہے، کہ نقد ایک بینکنگ کمپنی کا اسٹاک ان ٹریڈ ہے . ارونا چلم چیٹیار بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس مدراس (2) میں، عدالتی کمیٹی قرض دینے کے منافع تک پہنچنے سے پہلے ٹیکس دہندگان کے ناقابل تلافی قرضوں میں کٹوتی کے حق کی بنیاد پر غور کر رہی تھی، اور اس تناظر میں کہا:

"قرض دینے کے منافع تک پہنچنے سے پہلے ناقابل تلافی قرضوں میں کٹوتی کے حق کی بنیاد یہ ہے کہ قرض دہندہ کے لئے، جہاں تک بینکر کا تعلق ہے، پیسہ اس کا اسٹاک ان ٹریڈ یا گردشی سرمایہ ہے۔ وہ پیسے کا لین دین کر رہا ہے" .

مدراس ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے انکم ٹیکس کمشنر مدراس بمقابلہ سبرامنیم پلائی (2) میں اس اصول کی وضاحت کی ہے کہ خراب قرضوں کے لئے پیسہ قرض دینے والے کاروباری الاؤنس کیوں ہیں۔ دیئے گئے ہیں، مشاہدہ کیا گیا ہے:

"بینکنگ یا منی لینڈنگ بزنس الاؤنس کے معاملے میں خراب اور مشکوک قرضوں کے لئے کاروباری الاؤنس اس وجہ سے دیا گیا تھا کہ قرض دینے کے کاروبار میں شروع کی گئی اور سود کے لئے دی گئی تمام رقم بینکر یا ساہوکار کے اسٹاک ان ٹریڈ کی نوعیت میں تھی اور خراب اور مشکوک قرضوں نے اسٹاک ان ٹریڈ کے بہت زیادہ نقصان کی نمائندگی کی تھی۔ اسٹاک ان ٹریڈ کے سلسلے میں نقصانات کو ہمیشہ تجارتی نقصانات کے طور پر سمجھا جاتا ہے اور وصولیوں کے مقابلے میں طے کرنے کی اجازت دی جاتی ہے۔

اسی رائے کا اظہار مدراس ہائی کورٹ کی فل بنچ نے راما سوامی چیٹیار بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس مدراس (2) اور پٹنہ ہائی کورٹ نے موتی پور شوگر فیکٹری لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بہار اور اڑیسہ (3) میں کیا تھا۔).

ایکٹ کی دفعہ 10 (1) کے تحت اسٹاک ان ٹریڈ کا نقصان یقینی طور پر منافع کا حساب لگانے میں ایک قابل قبول کٹوتی ہے۔ آگ سے تباہ ہونے والے اسٹاک کے لئے ایک انشورنس کمپنی سے حاصل ہونے والی ادائیگی کو انکم ٹیکس کے قابل منافع کا تخمینہ لگانے میں ٹریڈنگ رسید کے طور پر مدنظر رکھا گیا تھا۔ دیکھو، گرین (ایچ ایم انسپکٹر آف ٹیکسز) بمقابلہ جے گلیکسٹن اینڈ سن، لمیٹڈ (4)؛ اور رگھوونشی ملز لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی (5)۔ اگر کسی انشورنس کمپنی کی جانب سے اسٹاک کے نقصان کی وصولی ایک تجارتی رسید تھی، تو اس کے برعکس نقصان کی حد تک اس کی تلافی نہیں کی جاتی ہے تو یہ تجارتی نقصان ہونا چاہئے . دشمن کے حملے کی وجہ سے اسٹاک ان ٹریڈ کی تباہی کی وجہ سے ٹیکس دہندگان کو ہونے والا نقصان ایک تجارتی نقصان سمجھا جاتا تھا جسے ٹیکس دہندہ کٹوتی کے طور پر دعوی کرنے کا حق دار تھا: دیکھیں پوہومل برادرز بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر، بمبئی سٹی (6)۔ سفید چیونٹیوں کی تباہ کاریوں کی وجہ سے اسٹاک ان ٹریڈ میں ہونے والے نقصان کو کسی کاروبار کے منافع کا تخمینہ لگانے میں تجارتی نقصان کے طور پر اجازت دی گئی تھی۔ ہیرالال پھول چند بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس، سی پی، یو پی اور برار (1) لہذا، ہم اس پوزیشن پر پہنچتے ہیں کہ نقد ایک بینکاری کاروبار کا اسٹاک ان ٹریڈ ہے اور مختلف حالات میں اس کے کاروبار کے دوران اس کا نقصان کاروبار کی کل آمدنی کا حساب لگانے میں تجارتی نقصان کے طور پر کٹوتی کے قابل ہے.

لیکن یہ کہا جاتا ہے کہ اسٹاک ان ٹریڈ کا ہر نقصان کسی بھی طرح سے ہوتا ہے وہ تجارتی نقصان نہیں ہوتا ہے، لیکن مذکورہ نقصان نہ صرف کاروبار کے دوران ہونا چاہئے تھا بلکہ اس کے لئے اتفاقی بھی ہونا چاہئے تھا۔ اس موضوع پر سب سے اہم مقدمہ بدری داس ڈاگا بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (2) میں اس عدالت کا ہے۔ وہاں، اپیل کنندہ ایک

فرم کا واحد مالک تھا جو قرض دینے کا کاروبار کرتا تھا۔ فرم کے ایجنٹ نے فرم کے بینک اکاؤنٹ سے بڑی رقم نکالی اور اسے اپنے ذاتی قرضوں کی تسکین کے لئے لاگو کیا۔ فرم کے اکاؤنٹ میں ایجنٹ سے وصول نہ ہونے والی رقم کا بیلنس اکاؤنٹنگ سال کے آخر میں ناقابل تلافی قرار دے کر لکھ دیا گیا تھا۔ اس عدالت نے کہا کہ ایجنٹ کی جانب سے غلط استعمال کے نتیجے میں اپیل کنندہ کو جو نقصان ہوا ہے وہ کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے اتفاقی ہے اور اس لئے قانون کی دفعہ 10 (1) کے تحت منافع کا تخمینہ لگانے میں کٹوتی کی جانی چاہئے۔ وینکٹ راما ایر جسٹس نے عدالت کی طرف سے بات کرتے ہوئے کہا:

"اس کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ جب کٹوتی کا دعویٰ کیا جاتا ہے جس کے لیے دفعہ 10 (2) میں کوئی خاص شق نہیں ہے، تو یہ قابل قبول ہے یا نہیں، اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ آیا قبول شدہ تجارتی عمل اور تجارتی اصولوں کا احترام کرتے ہوئے، یہ کہا جا سکتا ہے کہ یہ کاروبار کو آگے بڑھانے سے پیدا ہوا ہے اور اس سے متعلق ہے۔ اگر یہ ثابت ہو جاتا ہے، تو کٹوتی کی اجازت دی جانی چاہیے، بشرطیکہ اس قانون میں اس کے خلاف کوئی پابندی نہ ہو، چاہے وہ ظاہر ہو یا باطن ہو۔

عدالت کے سامنے مقدمے کے حقائق پر اس اصول کا اطلاق کرتے ہوئے فاضل جج نے کہا:

"اگر ایجنٹوں کی ملازمت کاروبار کو آگے بڑھانے سے متعلق ہے، تو اسے منطقی طور پر اس بات کی پیروی کرنی چاہئے کہ اس طرح کے روزگار سے ہونے والے نقصانات بھی کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے حادثاتی ہیں".

یہ اصول واضح طور پر طے کیا گیا تھا اور اگر ہم ایسا کہہ سکتے ہیں تو عدالت کے سامنے موجود حقائق پر صحیح طریقے سے لاگو کیا گیا تھا۔ لیکن فیصلے میں ایک عبارت ہے جس پر اپیل کنندہ کے فاضل وکیل نے سخت انحصار کیا تھا اور یہ دلیل دی گئی تھی کہ فوری کیس واضح طور پر عبارت میں موجود مثال کے تحت آتا ہے۔

اس میں لکھا ہے:

"اس کے ساتھ ہی اس بات پر بھی زور دیا جانا چاہئے کہ دفعہ 10 (1) کے تحت جس نقصان کے لئے کٹوتی کی جاسکتی ہے وہ ایسا ہونا چاہئے جو براہ راست کاروبار کو آگے بڑھانے سے پیدا ہوتا ہے اور اس سے اتفاقی ہوتا ہے نہ کہ ٹیکس دہندہ کو ہونے والا کوئی نقصان، چاہے اس کا اس کے کاروبار سے کچھ تعلق ہی کیوں نہ ہو۔ مثال کے طور پر اگر کوئی چور راتوں رات کسی ساہوکار کے احاطے میں گھس جاتا ہے اور اس میں محفوظ رقم لے کر بھاگ جاتا ہے تو اس کے نتیجے میں اس کے پاس قرض دینے کے لیے دستیاب وسائل ختم ہو جائیں گے اور اس لحاظ سے نقصان کاروباری نقصان ہونا چاہیے، لیکن یہ کاروبار چلانے میں ہونے والا نقصان نہیں ہے، لیکن یہ وہ چیز ہے جس میں جائیدادوں کے تمام مالکان کو بے نقاب کیا جاتا ہے چاہے وہ کاروبار کریں یا نہ کریں۔ ایسی صورت میں نقصان ٹیکس دہندگان پر کاروبار کرنے والے شخص کے طور پر نہیں بلکہ فنڈز کے مالک کی حیثیت سے کیا جاسکتا ہے۔ یہ فرق اگرچہ ٹھیک ہے لیکن یہ بہت مادی ہے کیونکہ اس کا انحصار اس بات پر ہوگا کہ سیکشن 10 (1) کے تحت کٹوتی کی جاسکتی ہے یا نہیں۔

یہ کہا گیا تھا کہ موجودہ معاملے میں نقصان ٹیکس دہندگان کو بینکنگ کا کاروبار کرنے والے شخص کی حیثیت سے نہیں بلکہ فنڈز کے مالک کی حیثیت سے ہوا ہے۔

اصطلاحات میں یہ عبارت ایک ساہوکار سے مراد ہے اور بینکنگ کاروبار کرنے والی سرکاری کمپنی کے ساتھ معاملہ نہیں کرتی ہے۔ ساہوکار کے معاملے میں اس نے جو منافع کمایا ہے وہ اس کے گھر میں رکھے گئے نجی فنڈز کا حصہ ہوسکتا ہے جسے وہ اپنے کاروبار میں سرمایہ کاری کرسکتا ہے یا نہیں۔ یہ اس کے دوسرے پیسوں سے الگ نہیں ہے . لیکن کسی بینک کے معاملے میں اس کے ذریعہ وصول کردہ ڈپازٹس اس کے گردشی سرمائے کا حصہ بنتے ہیں اور چوری کے وقت اس کے اسٹاک ان ٹریڈ کا حصہ بنتے ہیں۔ ایک صورت میں یہ نہیں کہا جاسکتا کہ لوٹی گئی رقم تاجر کے اسٹاک ان ٹریڈ کا حصہ ہے جب تک کہ وہ اسے اپنے کاروبار میں سرمایہ کاری نہیں کرتا۔ دوسرے میں یہ بینکنگ کمپنی کے ارادے پر انحصار

کیے بغیر اسٹاک ان ٹریڈ کا حصہ بنتا ہے۔فوری کیس اور اس عدالت کے ذریعہ تصور کردہ مثال کے درمیان فرق ہے۔ہم نے صرف ایک فرق تجویز کیا ہے،لیکن ہم اس سوال پر کوئی واضح رائے کا اظہار نہیں کر رہے ہیں کہ آیا اس معاملے میں ہونے والا نقصان تجارتی نقصان ہے یا نہیں۔ مذکورہ مشاہدے کی صداقت یا بصورت دیگر اس وقت غور کیا جا سکتا ہے جب اس طرح کا معاملہ براہ راست فیصلے کے لئے سامنے آتا ہے۔

اس فیصلے سے الگ ہونے سے پہلے، یہ نوٹ کیا جا سکتا ہے کہ اس عدالت نے وینکٹچلپتی ایر بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (1)، لارڈز ڈیری فارم لمیٹڈ بمقابلہ انکم ٹیکس کمشنر (2) اور موتی پور شوگر فیکٹری لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس (3) کے فیصلوں سے اتفاق کیا۔موتی پور شوگر فیکٹری کیس کا فیصلہ، جسے اس عدالت نے درست مان لیا تھا،ہمیں قانون کی ترقی میں ایک قدم آگے لے جاتا ہے۔ وہاں ٹیکس دہندگان کی کمپنی گنے سے چینی اور گڑ کی تیاری کا کاروبار کر رہی تھی۔ اس نے قانونی قواعد کی تعمیل کرتے ہوئے، گنے کے کاشتکاروں کو خریداری کے مقام پر نقد رقم فراہم کرنے کے لئے ایک ملازم کو تعینات کیا۔ راستے میں نقدی لوٹ لی گئی۔ پٹنہ ہائی کورٹ کی ڈویژن بنچ نے کہا کہ رقم کا نقصان ٹیکس دہندگان کے کاروبار سے پیدا ہونے والا نقصان ہے اور تقسیم کے لئے مختلف خریداری مراکز میں رقم بھیجنے کی قانونی ضرورت کی وجہ سے ہوا ہے اور اس لئے ٹیکس دہندہ قانون کی دفعہ 10 (1) کے تحت اپنی قابل ٹیکس آمدنی کا حساب لگانے میں نقصان میں کٹوتی کا حقدار ہے۔ واضح رہے کہ یہ کمپنی کے کسی نوکر کی جانب سے خرد برد کا معاملہ نہیں ہے بلکہ اپنے نوکر سے نقد رقم لوٹنے کی وجہ سے کمپنی کو ہونے والے نقصان کا معاملہ ہے۔اس صورت میں، قانونی قواعد کے تحت ملازم کو نقد رقم سونپی گئی تھی . لیکن ایسے معاملات بھی ہو سکتے ہیں جہاں اس طرح کی ذمہ داری رسم و رواج کے ذریعہ کی جا سکتی ہے۔غور کرنے والی بات یہ ہے کہ کسی ملازم کے ہاتھوں سے نقد رقم کی چوری کو ٹیکس دہندہ کے کاروبار کے لئے حادثاتی سمجھا جاتا ہے۔ اگر ایسا ہے تو پھر ایک مختلف اصول کیوں اپنایا جائے اگر نقصان ملازم کے ہاتھوں سے ڈکیتی کی وجہ سے نہیں ہوا تھا بلکہ یہ نقصان بینک کے احاطے سے ہی ڈکیتی کی وجہ سے ہوا تھا۔ایک معاملے میں، ملازم گنے کے کاشتکاروں کو تقسیم کرنے کے لئے نقد رقم لے جاتا

تھا، اور دوسرے میں، بینک میں فنڈز جمع کیے جاتے تھے تا کہ اس کے حلقوں کو اس کی تقسیم کے لئے مناسب حفاظتی اقدامات کیے جاسکیں۔ اگر نقصان ایک معاملے میں کاروبار کے لئے حادثاتی تھا، تو دوسرے معاملے میں بھی ایسا ہی ہونا چاہئے . مدراس ہائی کورٹ کی خصوصی بنچ کا راما سوامی چیٹیار بمقابلہ کمشنر آف انکم ٹیکس مدراس (4) کا فیصلہ ریونیو کے معاملے کی تائید کرتا ہے۔ وہاں، قرض دینے کے کاروبار میں استعمال ہونے والی رقم کی چوری اور کاروباری احاطے میں رکھے جانے سے نقصان ہوا۔ فل بنچ نے اکثریت سے کہا کہ اس سے ہونے والے نقصان کو انکم ٹیکس کا حساب لگانے کی اجازت نہیں دی جانی چاہئے، کیونکہ چوری ان افراد کی طرف سے کی گئی تھی جو کمیشن کے وقت ٹیکس دہندگان کی طرف سے کلرک یا نوکر کے طور پر کام نہیں کر رہے تھے۔ اگر ہم احترام کے ساتھ یہ کہہ سکتے ہیں تو یہ فیصلہ اس مسئلے کے بارے میں ایک تنگ نظری رکھتا ہے۔ درحقیقت موتی پور شوگر فیکٹری کیس میں، جسے اس عدالت نے منظور کیا تھا، چوری کمپنی کے ملازم نے نہیں بلکہ ڈاکوؤں نے کی تھی۔ اس حد تک مدراس کے فیصلے کی صداقت ہلا کر رہ گئی ہے۔ اننت کرشنا ائر جسٹس کے فیصلے کے علاوہ، جنہوں نے اختلاف رائے ریکارڈ کیا، اکثریت کے نقطہ نظر پر تعمیری تنقید کی گئی ہے۔ ہم اکثریت کے مقابلے میں اننت کرشنا ائر جسٹس کے نقطہ نظر کو ترجیح دیتے ہیں۔

چارلس مورے اینڈ کمپنی (AW) پرائیویٹ لمیٹڈ بمقابلہ فیڈرل کمشنر آف ٹیکسیشن (2) کے معاملے میں آسٹریلیا کی ہائی کورٹ کا فیصلہ اس موضوع پر کافی روشنی ڈالتا ہے۔ اس صورت میں ٹیکس دہندہ ڈپارٹمنٹل اسٹور کا کاروبار کر رہا تھا اور وہ روزانہ اس کی وصولی کرتا تھا۔ ہر کاروباری صبح کا یہ رواج تھا کہ کیشئر کسی دوسرے ملازم کے ساتھ گزشتہ دن کی رقم کو تقریباً دو سو گز کی دوری پر واقع بینک لے جاتا اور اسے ٹیکس دہندہ کے کریڈٹ پر ادا کرتا۔ ایک دن بینک جاتے ہوئے دونوں ملازمین کو بندوق کی نوک پر پکڑ لیا گیا اور بڑی رقم لوٹ لی گئی جو گزشتہ روز ٹیکس دہندگان کی رسیدوں کا حصہ تھی۔ عدالت نے کہا کہ یہ نقصان انکم ٹیکس اینڈ سوشل سروسز کنٹری بیوشن اسسمنٹ ایکٹ، 1936-52 کی دفعہ 51(1)

کے تحت سال کی قابل تخمینہ آمدنی حاصل کرنے یا پیدا کرنے میں ہوا تھا اور یہ سرمائے یا سرمائے کی نوعیت کا نقصان یا منتقلی نہیں تھا، اور اس کے نتیجے میں اس سال میں قابل تخمینہ آمدنی سے کٹوتی تھی۔ اس میں اس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے:

"بینکنگ ان آپریشنز کا ایک لازمی حصہ ہے جو دن بہ دن حاصل کرنے یا پیدا کرنے کی طرف ہدایت کی جاتی ہے جو تخمینہ کی مدت کے اختتام پر تخمینہ آمدنی کی شکل اختیار کرے گی . اس کے بغیر، یا کسی مساوی مالی طریقہ کار کے بغیر، جواب تک تیار نہیں کیا گیا تھا، اسٹاک ان ٹریڈ کی بحالی اور اجرتوں اور دیگر ضروری اشیاء کی ادائیگی رک جائے گی اور اس کا مطلب یہ ہوگا کہ تخمینہ کے قابل آمدنی کا حصول یا پیداوار معطل ہو جائے گی۔

اس کے بعد عدالت نے کہا:

"انہوں نے کہا، 'موجودہ معاملے میں 'نقصان کا موقع ' پیسے کی بینکنگ میں اپنایا جانے والا طریقہ تھا۔ اس نظریے کو سمجھنے میں کوئی دقت نہیں ................... ہے کہ غیر رضا کارانہ طور پر باہر جانے والے اور غیر متوقع یا ناگزیر نقصانات کو کٹوتی کے طور پر اجازت دی جانی چاہئے جب وہ اس قسم کے نقصان، بدانتظامی یا بدقسمتی کی نمائندگی کرتے ہیں جو کسی خاص تجارت یا کاروبار کا قدرتی یا تسلیم شدہ واقعہ ہے جس کے منافع پر سوالیہ نشان ہے۔ یہ کسی کاروبار کی منظّم مشق یا کسی پیشے کے تعاقب کے خصوصی واقعات ہیں۔ (1) یہاں تک کہ اگر ملازمین کی سڑکوں پر پیسے لے جانے کی مسلح ڈکیتی ایک ایسی ناانصافی بن گئی ہو جس کے بارے میں ہم اب نہیں جانتے تھے، تب بھی یہ الفاظ لاگو ہوں گے۔ کیونکہ یہ ایک ایسا خطرہ رہے گا جس کی نوعیت اس طریقہ کار کو جنم دیتی ہے۔ لیکن بدقسمتی سے یہ اب بھی ایک جانا پہچانا اور تسلیم شدہ بازار ہے اور اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ اگر پریمیم کے خلاف اس کا بیمہ کرایا گیا ہوتا تو یہ ایک قابل قبول کٹوتی بن جاتا۔ مندرجہ بالا یا جملے 'حادثاتی اور متعلقہ' جیسے جملے جب نقصانات کی اجازت کے سلسلے میں کٹوتی کے طور پر استعمال کیے جاتے ہیں تو ان کے وقوع پذیر ہونے کی تعدد، توقع یا امکان یا ان کے ہونے کے پیش رو خطرے سے مراد نہیں ہیں، بلکہ ان کی نوعیت یا کردار سے متعلق ہیں . جو

چیز اہم ہے وہ ان کارروائیوں کے ساتھ ان کا تعلق ہے جو زیادہ براہ راست قابل تخمینہ آمدنی حاصل کرتے ہیں یا پیدا کرتے ہیں۔"

اس فیصلے میں مندرجہ ذیل اصول طے کیے گئے تھے: (i) بینکنگ اس کاروبار کے عمل کا ایک لازمی حصہ تھا جس کے ساتھ عدالت اس معاملے میں کام کر رہی تھی۔ (ii) ڈکیتی کی وجہ سے کاروبار کو ہونے والا نقصان حادثاتی اور اس کاروبار سے متعلق تھا کیونکہ اس کاروبار کو انجام دینے میں شامل طریقہ کار کے ساتھ راستے میں نقد رقم لوٹنے کا خطرہ تھا۔ (iii) نقصانات کے حوالے سے "حادثاتی" اور "متعلقہ" کے تاثرات کا تعلق خطرے کے وقوع پذیر ہونے کی تعدد سے نہیں بلکہ ان کی فطرت اور کردار سے ہے، یعنی نقصان کو آمدنی پیدا کرنے کے آپریشن سے منسلک ہونا چاہئے۔ گولڈ بینڈ سروسز لمیٹڈ بمقابلہ کمشنر آف ان لینڈ ریونیو (2) میں نیوزی لینڈ کی سپریم کورٹ کے فیصلے کا اطلاق آسٹریلوی ہائی کورٹ کے فیصلے پر ہوتا ہے جو ہمارے کیس کے بہت قریب آتی ہے۔ درخواست گزار اس میں ایک پٹرول سروس اسٹیشن کا مالک تھا اور اسے چلاتا تھا جسے مسلسل کھلا رکھا گیا تھا۔ اسے ایک مسلح ڈاکو نے پکڑ لیا تھا اور کافی رقم چوری کر لی گئی تھی۔ عدالت نے کہا کہ ڈکیتی کے نتیجے میں ضائع ہونے والی رقم خاص طور پر اپیل کنندہ کی قابل تخمینہ آمدنی حاصل کرنے یا پیدا کرنے میں ہونے والا نقصان تھا اور اس کی مجموعی آمدنی سے کٹوتی کی گئی تھی۔ عدالتوں میں اکثر پیش کی جانے والی اس بحث کی بنیاد احاطے میں ہونے والی ڈکیتی اور بینک کے راستے میں کی جانے والی اس دلیل کو مسترد کرتے ہوئے، حاصلم جسٹس نے کہا:

'میں بینکنگ ممکن ہونے سے ایک گھنٹہ پہلے اپیل کنندہ کے احاطے میں تجارتی رسیدوں کی ڈکیتی (لیکن بینک کھلتے وقت بینکنگ کا ارادہ رکھتا تھا) اور بینک جاتے ہوئے ملازم کی تحویل میں اسی رقم کی ڈکیتی کے درمیان اصولی طور پر کوئی درست فرق نہیں دیکھ سکتا۔ میری رائے میں، موجودہ اپیل کنندہ کے نقصان کا موقع معمول کے مطابق اس کے کاروبار کو چلانا تھا، جس کا نتیجہ یہ تھا کہ چوری کی گئی نقد رقم اس مخصوص وقت میں احاطے میں تھی اور اس طرح کی لوٹ مار کا امکان ایک خاص قسم کے مجرم کی طرف کشش کا باعث تھا، جس

میں سیف بلوراور مسلح چوردونوں شامل تھے۔

موجودہ کیس مضبوط ہے، کیونکہ رقم بینک میں رکھی گئی تھی کیونکہ بینکنگ کاروبار کو چلانے کے لئے یہ انتہائی ضروری تھا.

اب ہم قانونی پوزیشن کا خلاصہ اس طرح کر سکتے ہیں۔ ایکٹ کی دفعہ 10(1) کے تحت کسی کاروبار کے تجارتی نقصان کو کاروبار کے ذریعہ حاصل ہونے والے منافع کا حساب لگانے کے لئے کٹوتی کی جاتی ہے۔ لیکن ہر نقصان اتنا کٹوتی نہیں ہوتا جب تک کہ یہ کاروبار کو انجام دینے میں خرچ نہ کیا جائے اور عمل سے متعلق نہ ہو۔ کیا نقصان کسی کاروبار کے عمل سے متعلق ہے یا نہیں یہ حقیقت کا سوال ہے کہ ہر کیس کے حقائق پر فیصلہ کیا جانا چاہئے، کی جانے والی کارروائیوں کی نوعیت اور ان کو انجام دینے میں شامل خطرے کی نوعیت کو مدنظر رکھتے ہوئے۔ خطرے کی ڈگری یا اس کی فریکوئنسی زیادہ مطابقت نہیں رکھتی ہے لیکن کاروبار کی نوعیت کے ساتھ اس کا گٹھ جوڑ مادی ہے۔

موجودہ کیس میں مدعا علیہ بینکنگ کا کاروبار چلا رہا تھا۔ یہ بینکاری کے عمل کا ایک لازمی حصہ ہے کہ حلقوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے بینک میں مناسب مقدار میں رقم رکھی جانی چاہئے۔ بینک میں رقم کو برقرار رکھنا بینکاری کے آپریشن کا ایک حصہ ہے۔ بینک کے احاطے میں رقم کو برقرار رکھنے سے اس کے غبن، چوری، ڈکیتی یا آگ اور اس طرح کی دیگر چیزوں سے تباہی کا عام خطرہ ہوتا ہے۔ نقصان کا یہ خطرہ بینکاری کے کاروبار کے عملوں کو جاری رکھنے سے متعلق ہے۔ اس نقطہ نظر میں، ہماری واضح رائے ہے کہ موجودہ معاملے میں ڈکیتی سے ہونے والا نقصان بینکنگ کے کاروبار کو آگے بڑھانے کے لئے حادثاتی ہے.

نتیجتاً ہائی کورٹ کا حکم درست ہوتا ہے اور اپیل ناکام ہو جاتی ہے اور اخراجات کے ساتھ خارج کردی جاتی ہے۔

اپیل خارج کردی گئی۔

Ilyas Ahmed Pandit
2024.03.29 15.58
I attest to the accuracy and
integrity of this document